

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ پبلک انفارمیشن نوٹس

بین الاقوامی مالیاتی فنڈ
19 700 ویس اسٹریٹ، NW
واشنگٹن ڈی سی 20431، ریاست ہائے متحدہ امریکہ

پبلک انفارمیشن نوٹس (PIN) نمبر 12/135
فوری اجرا کے لیے
29 نومبر 2012ء

آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ نے پاکستان کے ساتھ 2008ء کے اسٹینڈ بائی اریجمنٹ کے تحت پہلے پوسٹ پروگرام مانیٹرنگ مذاکرات اور ایکسپشنل ایکس کے بعد از وقوع جانچ کا عمل مکمل کر لیا

21 نومبر 2012ء کو آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ نے پاکستان کے ساتھ 2008ء کے اسٹینڈ بائی اریجمنٹ کے تحت پہلے پوسٹ پروگرام مانیٹرنگ مذاکرات اور ایکسپشنل ایکس کے بعد از وقوع جانچ کا عمل مکمل کر لیا۔ [1]

پس منظر

پاکستان کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ گہرے ساختی مسائل اور کمزور معاشی پالیسیاں معیشت کی قوت کو مسلسل کم کر رہی ہیں۔ گزشتہ چار برسوں کے دوران حقیقی مجموعی پیداوار کی نمو اوسطاً محض 3 فیصد سالانہ کے لگ بھگ رہی ہے اور 2012/13ء میں 3.25 فیصد رہنے کی توقع ہے [2] جو اتنی نہیں کہ معیار زندگی میں کوئی خاص بہتری آ سکے اور بڑھتی ہوئی محنت کش افرادی قوت کو معیشت میں جذب کر سکے۔ نمو کی راہ میں ایک کلیدی ساختی رکاوٹ توانائی کے شعبے کے مسائل ہیں جن کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر اور غیر متوقع اوقات میں بجلی کی فراہمی میں تعطل دیکھنے میں آیا ہے۔ عمومی گرانی (headline inflation) حال میں کم ہوئی ہے لیکن امکان ہے کہ 2012/13ء کے آخر میں پھر نچلے دو ہندسوں میں آ جائے گی۔ بیرونی شعبے کی پوزیشن خاصی کمزور ہوئی ہے کیونکہ 2011/12ء میں برآمدی نمونہ ہو گئی جبکہ درآمدات بڑھ گئیں۔ مالی کھاتے (financial account) میں بھی بگاڑ آیا جس سے قوم کی آمد میں کمزوری اور قرضوں کی واپسی کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے بینک دولت پاکستان (SBP) کے زرمبادلہ کے ذخائر اکتوبر 2012ء میں گھٹ کر 10 ارب ڈالر سے نیچے آ گئے جو مناسب سطح سے کم ہیں۔

2011/12ء میں مالیاتی (fiscal) خسارہ (گرانٹس منہا کر کے) جی ڈی پی کے 8.5 فیصد تک پہنچ گیا جو 4 فیصد کے اصل بجٹ ہدف سے بہت زیادہ ہے اور محاصل اور اخراجات دونوں میں کمزوریوں کی نشاندہی کرتا ہے بشمول بلند تر سبسڈیز جو بڑی حد تک شعبہ بجلی میں واجبات کی ادائیگی کے لیے تھیں۔ 2012/13ء کے بجٹ میں جی ڈی پی کے 4.7 فیصد کے مساوی خسارے کا ہدف رکھا گیا ہے لیکن موجودہ پالیسیوں سے یہ خسارہ جی ڈی پی کے 6.5 فیصد تک پہنچنے کا امکان ہے۔

[1] پوسٹ پروگرام مانیٹرنگ میں آئی ایم ایف اور ان ارکان کے درمیان زیادہ تعداد میں مذاکرات ہوتے ہیں جن کی اریجمنٹ کی مدت ختم ہو چکی ہے لیکن وہ آئی ایم ایف کے قرضے کے واجبات رکھتے ہوں۔ ان مذاکرات میں ان پالیسیوں پر خاص توجہ مرکوز کی جاتی ہے جن کے بیرونی شعبے کے استحکام پر اثرات ہوں۔ مفروضہ یہ ہے کہ جن ارکان کے قرضے کے واجبات کو لے کے 200 فیصد سے متجاوز ہوں وہ پوسٹ پروگرام مانیٹرنگ میں شامل ہوں گے۔

[2] مالی سال یکم جولائی سے 30 جون تک ہے۔

زری (monetary) پالیسی نے بھاری مالیاتی خساروں کو سنبھالا دیے رکھا ہے۔ بینک دولت پاکستان کی جانب سے حکومت کو براہ راست قرض دینے اور حکومتی تسکات کی بینکوں کے ہاتھوں خریداری کو آسان بنانے کے لیے سیالیت (liquidity) کی فراہمی سے بھاری خساروں کو سہارا ملا ہے جس کے نتیجے میں گرائی بڑھی ہے اور کرنسی کی قدر کم ہوئی ہے۔ اسٹیٹ بینک گرتی ہوئی گرائی اور کمزور سرمایہ کاری کا حوالہ دے کر جولائی 2012ء سے اب تک اپنا پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 200 پیسے پوائنٹس کم کر چکا ہے۔

مالی شعبہ معیاری اظہاریوں کی بنیاد پر صحت مند دکھائی دیتا ہے لیکن مالی استحکام کے لیے خطرات موجود ہیں۔ جون 2012ء کے اختتام پر بینکوں کے غیر فعال قرضے 15.9 فیصد کی بلندی پر ہیں اور حکومتی تسکات کی بھاری تحویل (holdings) کی وجہ سے سرمائے اور سیالیت کے اظہار بڑھے ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی نجی شعبے کے قرضے کی نمو بدستور کم ہے جس کے نمو پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ حکومت کی مالکاری کی بڑھی ہوئی ضروریات، خاصی تعداد میں اجناس کی خریداری کی کارروائیوں اور اس کے ہمراہ بینکوں کے خطرے سے گریز کے رویے نے نجی شعبے کو قرضے سے محروم رکھنے میں کردار ادا کیا ہے۔

ایگزیکٹو بورڈ کا تجزیہ اور جانچ

ڈائریکٹرز نے نوٹ کیا کہ اگرچہ پیش رفت ہوئی ہے تاہم پاکستان کو بدستور مشکل معاشی چیلنجز درپیش ہیں کیونکہ نمونا کافی ہے، اصل گرائی بلند ہے اور بیرونی شعبے کی پوزیشن کمزور ہو رہی ہے۔ یہ صورتحال غیر یقینی عالمی ماحول اور ملک کی دشوار اندرونی صورتحال، نیز قدرتی آفات کے منفی اثرات کی بنا پر مزید سنگین ہو گئی ہے۔ ڈائریکٹرز نے زور دیا کہ کمزوریوں سے نمٹنے، پائیدار نمو کو بڑھانے اور غربت کم کرنے کے لیے مضبوط پالیسی اقدامات اور دور رس اصلاحات لازمی ہیں۔

ڈائریکٹرز نے اس امر پر زور دیا کہ معاشی اور بیرونی شعبے کے استحکام کو بحال کرنے کے لیے بھاری مالیاتی خسارے کو کم کرنا ضروری ہے۔ حکومت کے 2012/13ء کے خسارے کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ڈائریکٹرز نے محاصل اور اخراجات کے حوالے سے قلیل مدتی کوششیں کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا جس میں کمزور ترین طبقات کے تحفظ کے ساتھ بنیادی ٹیکسوں کا دائرہ وسیع کرنا اور سبسڈی یز گھٹانا شامل ہیں۔ طویل مدت میں مالیاتی پوزیشن کو مضبوط کرنے اور سرمائے اور غربت سے متعلق اخراجات کے لیے گنجائش پیدا کرنے کے لیے ڈائریکٹرز نے محاصل اور اخراجات کے حوالے سے جامع اصلاحات لانے پر زور دیا۔ مالیاتی یکجائی (consolidation) میں ٹیکس پالیسی میں تبدیلیوں اور عملدرآمد میں بہتری لانے پر توجہ مرکوز کی جانی چاہیے۔ بعض ڈائریکٹرز نے اس بات پر زور دیا کہ زیر غور ٹیکس ایمنسٹی شیڈول پر نظر ثانی کی جائے۔ ڈائریکٹرز نے مکمل وی اے ٹی کے نفاذ میں سیاسی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکام کو مشورہ دیا کہ وہ ترمیم شدہ جی ایس ٹی اور انکم ٹیکس کو مستحکم کرنے سمیت متبادل معیاری محاصل اقدامات پر غور کریں۔

ڈائریکٹرز کی یہ رائے تھی کہ زری اور شرح مبادلہ کی پالیسی ایسی ہونی چاہیے جو گرائی اور بیرونی خطرات کو قابو میں رکھے۔ ان کا کہنا تھا کہ گرائی کو پائیدار بنیادوں پر کم رکھنے کے لیے زیادہ محتاط زری پالیسی کی ضرورت ہوگی جس کے ساتھ خاصی بڑی مالیاتی ردوبدل (adjustment) بھی درکار ہوگی تاکہ حکومت کی فنڈنگ کی ضروریات کم کی جاسکیں جو گرائی کے بڑھنے کی بڑی وجہ ہے۔ اس سلسلے میں مرکزی بینک کو زیادہ آزادی دینے کی بھی اہمیت ہے۔ ڈائریکٹرز نے سفارش کی کہ شرح مبادلہ میں مزید چلک لائی جائے تاکہ بیرونی شعبے میں ردوبدل کی گنجائش ہو اور زرمبادلہ کے ذخائر محفوظ رہیں۔

ڈائریکٹرز نے اس رائے کا اظہار کیا کہ بینکاری نظام صحت مند معلوم ہوتا ہے۔ تاہم انہوں نے غیر فعال قرضوں کی بلند شرح اور بینکوں میں ساورن کے بھاری اور بڑھتے ہوئے اکتشاف (exposure) سے متعلق خطرات پر نظر رکھنے پر زور دیا۔ ڈائریکٹرز نے سرکاری اور تخصیصی قرض دہندگان (lenders) کی باز سرمایہ کاری (recapitalization) تیزی سے مکمل کرنے اور زیر التوا پاؤت انشورنس قوانین کو منظور کرنے کی ترغیب دی۔ نجی شعبے کے قرضے کی بحالی اور سرمایہ منڈیوں کو مزید ترقی دینے پر بھی توجہ مرکوز کی جانی چاہیے۔

ڈائریکٹرز نے نمو کو بڑھانے کے لیے گہری ساختی اصلاحات کی اہمیت اجاگر کی۔ انہوں نے خاص طور پر شعبہ توانائی میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا، بشمول نرخوں میں بگاڑ اور سبسڈی کے خاتمے کے، اور کہا کہ اس کے ساتھ اس شعبے کے کمزور ترین حصوں کو تحفظ دینے اور نظم و نسق اور انتظام میں مزید بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ دیگر اصلاحات خصوصاً تشکیل نو اور گھٹائے میں جانے والے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی نجکاری، سرمایہ کاری ماحول کی بہتری اور مزید تجارتی آزاد کاری (liberalization) بھی ضروری ہوگی تاکہ پاکستان کو بلند شرح نمو کی راہ پر گامزن کیا جاسکے۔

ڈائریکٹرز نے ایکس پوسٹ ایلیویشن کے نتائج سے اتفاق کیا۔ ان کی رائے تھی کہ پاکستان کی جانب سے پروگرام پر عملدرآمد ابتدا میں اچھا تھا لیکن اس کے بعد منفی بیرونی اور ملکی دھچکوں کی بنا پر نامکمل رہا۔ ساختی اصلاحات پر پیش رفت ملی جلی رہی اور پائیدار مالیاتی یکجائی کے اہداف حاصل نہ کیے جاسکے۔ ڈائریکٹرز نے تسلیم کیا کہ مستقبل میں پروگرام کو درپیش خطرات کا بہتر تجزیہ بشمول ڈورنفاٹنگ سے متعلق خطرات، مضبوط اوور شپ اور ٹیکس اور دیگر اصلاحات کے لیے وسیع پیمانے پر سیاسی حمایت کا حصول بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے اس نکتے کو اجاگر کیا کہ آئی ایم ایف کے ساتھ مسلسل گفت و شنید مفید ہے اور پالیسی مشورے میں مالیاتی نظم و ضبط کو یقینی بنانے اور محاصل بڑھانے، زری پالیسی میں مالیاتی خسارے کو سہارا دینے کے عمل پر قابو پانے، ساختی اصلاحات کے نفاذ کے عمل کو مضبوط بنانے اور مالیاتی لامرکزیت (decentralization) کو سنبھالنے پر توجہ مرکوز کی جاسکتی ہے۔

پبلک انفارمیشن نوٹس (PIN) معاشی حالات اور پالیسیوں کے بارے میں آئی ایم ایف کے نقطہ نظر اور تجزیے میں شفافیت کو فروغ دینے کی آئی ایم ایف کی کوششوں کا حصہ ہے۔ آرٹیکل IV مشاورتوں کے بارے میں ایگزیکٹو بورڈ کے رکن ممالک سے مذاکرات کے بعد متعلقہ ملک (ایم ایل ک) کی رضامندی سے پبلک انفارمیشن نوٹس جاری کیے جاتے ہیں جن میں علاقائی سطح پر حالات کا جائزہ، پوسٹ پروگرام مانیٹرنگ اور رکن ممالک کے طویل مدتی گنجائشوں کی ایکس پوسٹ ایس منٹس شامل ہوتی ہیں۔ عمومی پالیسی امور پر ایگزیکٹو بورڈ کی گفت و شنید کے بعد بھی پبلک انفارمیشن نوٹس جاری کیے جاتے ہیں بشرطیکہ کسی خاص کیس میں ایگزیکٹو بورڈ اس کے برخلاف فیصلہ نہ کرے۔ پاکستان کے ساتھ پہلے پوسٹ پروگرام مانیٹرنگ مذاکرات کی اسٹاف رپورٹ بھی دستیاب ہے۔

پاکستان: منتخب معاشی اظہاریے، 2008/09 تا 2012/13ء

پیش گوئی	تخمینہ	2010/11ء	2009/10ء	2008/09ء	
2012/13ء	2011/12ء				(سالانہ اوسط تبدیلی، ورنہ جو بھی درج ہو)
					حقیقی معیشت 1/
3.2	3.7	3.0	3.1	1.7	حقیقی جی ڈی پی
12.7	17.8	20.9	14.5	20.3	مجموعی ملکی طلب
13.4	18.9	24.4	17.9	31.9	نجی صرف
-0.5	9.0	0.1	-2.2	0.9	مجموعی تشکیل سرمایہ
					بیرونی توازن
2.2	-2.8	28.9	2.9	-6.4	تجارتی مال کی برآمد، امریکی ڈالر
4.6	11.9	14.9	-1.7	-10.3	تجارتی مال کی درآمد، امریکی ڈالر
10.0	11.0	13.7	10.1	17.6	صارفی قیمتیں (مدتی اوسط)
11.3	11.3	13.3	11.8	9.6	صارفی قیمتیں (ختم مدت)
8.4	7.7	6.0	5.6	5.5	شرح بیرونی گاری (اوسط، فیصد)
12.6	12.5	13.1	15.6	18.2	مجموعی ملکی سرمایہ کاری (فیصد جی ڈی پی)
11.6	10.5	13.2	13.3	12.6	مجموعی ملکی بچت (فیصد جی ڈی پی)
					عمومی حکومت (فیصد جی ڈی پی)
-6.4	-8.5	-7.2	-6.3	-5.3	مجموعی توازن (گرانٹس منہا کر کے)
-2.5	-4.2	-3.4	-1.9	-0.6	بنیادی توازن (گرانٹس منہا کر کے)
61.8	62.1	60.3	61.7	61.3	قرضہ
					زراور قرضہ (ختم مدت، فیصد تبدیلی)
14.6	14.1	15.9	12.5	8.4	زرو سٹیج
7.5	7.5	4.0	3.9	8.3	نجی شعبے کو قرضہ
					شرح سود (فیصد)
...	12.0	14.0	12.5	14.0	پالیسی ریٹ
...	12.3	13.3	12.3	12.9	ٹی بل یافت (چھ ماہ، اوسط)
					ادائیگیوں کا توازن
-8.8	-9.5	-7.3	-9.3	-12.5	ایشیا اور خدمات، اور آمدنی توازن (فیصد جی ڈی پی)
-1.0	-2.0	0.1	-2.2	-5.7	جاری کھاتہ (فیصد جی ڈی پی)
7,381	10,799	14,784	12,958	9,110	ذخائر (ارب ڈالر) 2/
					شرح مبادلہ
...	4.1	2.2	7.6	25.1	روپے کی امریکی ڈالر (مدتی اوسط، فیصد تبدیلی)
...	3.8	4.2	-0.1	-3.2	حقیقی مؤثر شرح مبادلہ (سالانہ اوسط، فیصد تبدیلی) 3/

1,033.7 ملین ایس ڈی آر

فٹ نوٹس

ماخذ: پاکستانی حکام، اور آئی ایم ایف اسٹاف کے تخمینے اور پیش گوئیاں

1/ مالی سال 30 جون کو ختم ہوتا ہے۔

2/ اسٹیٹ بینک کے زیر تجویز سونا اور بیرونی ڈپازٹس شامل نہیں

3/ ارٹھانے کا مطلب ہے قدر میں حقیقی بلندی